حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ اور مرزا جہلمی کا باطل استدلال

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت علی منہاج النبوۃ (نبوت کے طرز پر خلافت) تیس سال ہے، پھر اللہ تعالیٰ سلطنت جسے چاہے گا یا اپنی سلطنت جسے چاہے گا، دے گا۔

(ابوداؤد: 4647 والترمذی واحمد وغیرھم وسندہ صحیح۔وذکرہ الالبانی رحمہ اللہ تعالیٰ فی الصحیحۃ: 459)

اس روایت کو دور حاضر کے بعض علماء نے ضعیف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ روایت صحیح ہے تمام شبہات کے جوابات شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے دے دیے ہیں۔

مرزا جہلمی صاحب اس روایت سے یہ ثابت کرتے ہیں کی خلافت کا دور صرف تیس سال تک چلا اور اس کے بعد خلافت ختم ہو گئی۔

اولا: اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ تیس سال کے بعد خلافت ختم ہو جائے گی؟؟ اس میں تو صرف یہ ہے کہ خلافت تیس سال تک ہے یعنی اس امت کی اعلی ترین اور افضل ترین خلافت تیس سال تک ہے اس کے تو ہم بھی قائل پہلے چار خلفاء اور انکی حکومت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہر اعتبار سے افضل ہے۔

اس میں یہ نہیں کہ تیس سال کے بعد خلافت ختم ہو جائے گی جیسے آپ نے دس جنتی صحابہ کے نام لیے کہ یہ جنتی ہیں؛ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان دس کے علاوہ باقی صحابہ جنتی نہیں ہیں؟؟

ان دس میں تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے نام بھی نہیں ہیں جو جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

اسی طرح حدیث میں ہے (الحج عرفۃ) حج تو عرفہ کے دن کا ہے۔ کیا اس کا مطلب ہے کہ حج عرفہ کے دن پورا ہو جاتا ہے؟؟ حالانکہ یوم عرفہ کے بعد بھی حج کے کئی احکام باقی رہتے ہیں۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وقت آیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ معاملہ چھ افراد کے حوالے کیا جائے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت راضی تھے، اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان چھ کے علاوہ باقی سے راضی نہیں تھے؟؟ بلکہ مقصد یہی ہے کہ ان سے سب سے زیادہ راضی تھے۔ (بخاري: 1392)

ثانیاً: بعض روایات میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں جیسا کہ امام بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدثنا رزق الله بن موسى، قال: حدثنا مؤمل، قال: حدثنا حماد بن سلمة، عن سعيد بن جمهان، عن سفينة، رضي الله عنه، أن رجلا قال: يا رسول الله، رأيت كأن ميزانا دلي من السماء فوزنت بأبي بكر فرجحت بأبي بكر، ثم وزن أبو بكر بعمر فرجح أبو بكر بعمر، ثم وزن عمر بعثمان فرجح عمر بعثمان، ثم رفع الميزان، فاستهلها رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك من يشاء"

"سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے (خواب میں) دیکھا گویا کہ آسمان سے ایک ترازو اتری ہے تو آپ کا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھاری ہو گئے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ بھاری ہو گئے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ بھاری ہو گئی، پھر ترازو اٹھالی گئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی تاویل یہ کی کہ یہ خلافت نبوت

کی طرف اشارہ ہے اس کے بعد اللہ جس کو چاہے گا ملوکیت دے گا"۔

(رواہ البزار فی مسندہ: 9/ 281 وسندہ حسن)

اس حدیث کے سارے رجال ثقہ ہیں جبکہ مؤمل بن اسماعیل پر کچھ علماء نے جرح کی ہے لیکن وہ عندالاکثر حسن الحدیث ہیں۔

امام بوصیري رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کو اسی سند و متن کے ساتھ نقل کرنے کے بعد فرمایا:

هذا إسناد صحيح۔ یہ سند صحیح ہے۔ (إتحاف الخيرة المهرة للبوصيری)

مؤمل بن اسماعیل کی تعدیل:

یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: هو ثقة، وہ ثقہ ہیں،(الجرح والتعديل ج8 ص374)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں اسکی روایت کو بعض جگہ صحیح کہا ہے اور بعض جگہ حسن۔

اسی طرح امام حاکم نے اپنی مستدرک میں ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اسی طرح علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: كان من ثقات البصريين

(العبر: ج1 ص274)

محدث العصر شیخ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی یہ حسن الحدیث ہے (مکمل تفصیل دیکھیں مقالات: ج1 ص417)

جبکہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب فرمان تہذیب الکمال وغیرہ میں موجود ہے کہ انہوں نے مؤمل کو منکر الحدیث کہا ہے۔ لیکن سند صحیح کے ساتھ وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں اور نہ ہی ان کے کتب کے اندر موجود ہے۔

اس حدیث پر غور کریں، اس میں اللہ کے نبی ﷺ نے ایک صحابی کے خواب کی تعبیر بتلاتے ہوئے ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے بعد ان کے دور کو خلافت نبوت کا دور قرار دیا ہے اور پھر اس کے بعد ملوکیت کا دور بتلایا ہے۔

اب سوال یہ کہ کیا کوئی ناصبی اس حدیث کی بنیاد پر یہ کہنا شروع کر دے کہ علی رضی اللہ عنہ کی حکومت خلافت راشدہ سے خارج ہے ؟؟

تو ایسا شخص صریح غلطی پر اور گمراہ تصور ہو گا کیونکہ اس حدیث میں یہ تو نہیں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت ختم ہو جائے گی۔

ثالثاً: اس روایت کا اگر مقصد یہ ہے کہ تیس سال کے بعد خلافت ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی تو امام مہدی کی حکومت کو تقریباً تمام علماء خلافت ہی مانتے ہیں۔ اسی طرح عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی حکومت کو بھی کئی علماء نے خلافت کا دور ہے کہا ہے اسی طرح صحیح بخاری وغیرہ کے اندر موجود روایت کہ اس امت میں بارہ خلفاء قریش سے آئیں گے یر ایک پر اجماع ہو گا۔

رابعاً: معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے عادل بادشاہ بھی تھے جس کی بادشاہت کی خود رسول ﷺ نے تعریف کی ہے جیسا کہ تفصیل سے گذرا کہ آپ کی بادشاہت کو رحمت والی بادشاہت کہا گیا ہے اور بادشاہ ہونے کے باوجود آپ کی حکومت کو خلافت سے خارج نہیں کیا جاسکتا، داؤد علیہ السلام ایک ہی وقت میں بادشاہ بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔

﴿وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ﴾

اور ہم نے اس کی ملک (بادشاہت) کو مضبوط کر دیا تھا اور اسے حکومت دی تھی اور بات کا فیصلہ کرنا۔(سورہ ص:20)

مذکورہ آیت میں داؤد علیہ السلام کو بادشاہ کہا گیا مندرجہ ذیل آیت میں خلیفہ۔

﴿يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾

اے داوٗد! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا ہے تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔ (سورہ ص:26)

لہذا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو خلافت سے خارج کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اشارۃً اس کو خلافت بھی کہا ہے

عن جابر بن سمرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " لا يزال هذا الدين قائما حتى يكون عليكم اثنا عشر خليفة، كلهم تجتمع عليه الأمة ". فسمعت كلاما من النبي صلى الله عليه وسلم لم أفهمه، قلت لأبي: ما يقول؟ قال: " كلهم من قريش ".

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین (اپنی اصل شکل و حالت میں) قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفہ ہوں گے، ان میں سے ہر ایک پر امت اتفاق کرے گی پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی بات سنی جسے میں سمجھ نہیں سکا میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: یہ سارے خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔

(رواه ابوداؤد. ح4279 وصححه الالباني رحمة الله عليه)

مسلم شریف کے اندر اس روایت میں الفاظ ہیں۔

لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ". ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: " كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ .

مفہوم حدیث: اسلام مضبوط رہے گا بارہ خلیفوں تک پھر میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک ایسی بات سنی جسے میں سمجھ نہیں سکا میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: یہ سارے خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔

(مسلم 1822 و رواه ابن حبان 6671 بترتيب ابن بلبان الفارسي)

طبرانی کے اندر الفاظ ہیں کہ ان بارہ خلیفوں کے دور میں دین صالح (نقص و عیب اور بدعات سے پاک) رہے گا۔

نوٹ: مذکورہ احادیث سے پتہ چلا کہ اس امت میں بارہ قریشی خلفاء آئیں گے اور ان پر پوری امت محمدیہ متفق ہو جائے گی اور انکے دور میں دین مضبوط رہے گا اور بدعات و خرافات سے پاک رہے گا؛ یاد رہے کہ؛ تاریخ اسلام گواہ ہے؛ عظیم قریشی شہزدے امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ پر پوری امت؛ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سمیت متفق ہو گئی اور یقیناً ان کے دور میں اسلام غالب مضبوط رہا بہت زیادہ اور تاریخی فتوحات نصیب ہوئیں۔

حدیث سفینہ کی وضاحت میں محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

فلا ينافي مجيء خلفاء آخرين من بعدهم لأنهم ليسوا خلفاء النبوة، فهؤلاء هم المعنيون في الحديث لا غيرهم، كما هو واضح ويزيده وضوحا قول شيخ الإسلام في رسالته السابقة: " ويجوز تسمية من بعد الخلفاء الراشدين خلفاء وكانوا ملوكا، ولم يكونوا خلفاء الأنبياء بدليل ما رواه البخاري ومسلم في " صحيحيهما " عن أبي هريرة رضي الله عنه

عن رسول الله صلی الله علیه و سلم.

اس حدیث کے اندر خلفائے اربعہ کے بعد دوسرے خلفاء آنے کی ممانعت نہیں ہے کیونکہ وہ خلفائے نبوت نہیں ہیں. حدیث سفینہ میں ان کا معین (خاص) ذکر کیا گیا ہے جو خلفائے نبوت ہیں جیسا کہ واضح ہے اور اس بات کی مزید وضاحت شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے ہو جاتی ہے وہ اپنے سابقہ مذکور رسالہ میں فرماتے ہیں کہ جائز ہے کہ خلفائے راشدین کے بعد میں آنے والے بادشاہوں کو بھی خلیفہ کہا جائے بس اتنا مسئلہ ہے وہ خلفائے نبوت نہیں تھے (ان کو خلیفہ کہنے کی دلیل) بخاری اور مسلم والی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے۔ (سلسلة الصحيحة تحت حديث: 459)

خامسا: یاد رہے کہ بادشاہت اور ملوکیت کوئی معیوب چیز نہیں بلکہ محمود ہے بشرطیکہ کہ حکمران عادل ہو چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے طالوت رحمۃ اللہ علیہ، اور داود و سلیمان علیہما السلام کو بادشاہت عطا فرمائی تھی جسکی تفصیل اور تحمید قرآن مقدس میں بھی موجود ہے۔ اور بنی اسرائیل پر اللہ نے اس بات کو بطور احسان شمار کیا (وجعلکم ملوکا) یعنی اللہ کا تم پر یہ بھی احسان ہے کہ اللہ نے تم میں سے بادشاہ بنائے۔

احادیث کے مطابق جو حکمران دین کو قائم رکھے گئے اس کے لیے بڑے فضائل ہیں۔

صحیح بخاری اور دیگر کتب کے اندر حدیث ہے سات بندے قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے ان میں سے ایک عادل حکمران ہے۔ (بخاری: ح6806)

اللہ رب العالمین نے نیک اور اپنے پسندیدہ حکمران کی جو اوصاف حمیدہ قرآن مقدس کے اندر بیان کی ہیں وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اندر مکمل اعتبار سے پائی جاتی ہیں۔

﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾

وہ لوگ کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں (یعنی حکومت دیں) تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے ہاں ہے۔ (سورة الحج:41)

جیسا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا مسور رضی اللہ عنہ سے تفصیلی مکالمہ گذرا جس میں ہے کہ:

قال معاوية: فأنا أحتسب كل حسنة عملتها بأضعافها , وأوازي أمورا عظاما لا أحصيها ولا تحصيها من عمل الله: في إقامة صلوات المسلمين , والجهاد في سبيل الله عز وجل , والحكم بما أنزل الله تعالى , والأمور التي لست تحصيها , وإن عددتها لك , فتفكر في ذلك)) قال المسور: ((فعرفت أن معاوية قد خصمني حين ذكر لي))قال عروة فلم يسمع المسور بعد ذلك يذكر معاوية إلا استغفر له.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ؛ جناب مسور رضی اللہ عنہ کو کہنے لگے: میں اللہ تعالیٰ میں امید کرتا ہوں کہ مجھے نیکی کا بڑھا چڑھا کر اجر دیا جائے گا اور میں نے (اللہ کے لیے) بڑے کام کیے ہیں جن کو نہ میں شمار کر سکتا ہوں نہ ہی آپ؛ جیسے مسلمانوں میں نماز کو قائم کروانا؛ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا؛ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے کرنا اور دیگر کام جن کو آپ شمار نہیں کرتے؛ اگر میں آپ کے سامنے انکا تذکرہ کروں اور گنوائوں لہذا آپ اس حوالے سے غور فکر کریں (یعنی میری نیکیوں کو بھول جاتے ہو اور میری کوتاہیوں کو ذکر کرتے ہو).

حضرت مسور کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بحث میں مجھ پر غالب آ گئے۔

جناب عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسکے بعد جب بھی میں مسور رضی اللہ عنہ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے سنتا تھا تو ہمیشہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے بخشش کی دعائیں فرماتے۔

(سیر أعلام النبلاء ۳/ ۱٥۱، رجاله ثقات قال الشیخ شعیب الارناؤط رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح یہ اثر تاریخ بغداد (ج1ص576) وغیرہ میں بھی موجود ہے۔)

نوٹ: ترمذی:2226 میں ہے کہ سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا: بنو امیہ یہ سمجھتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے؟ کہا: بنو زرقاء جھوٹ اور غلط کہتے ہیں، بلکہ ان کا شمار تو بدترین بادشاہوں میں ہے۔

یہ زیادتی سفینہ رضی اللہ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ ثابت نہیں جیسا کہ محدث کبیر شیخ البانی (السلسلة الصحيحة: 459) کی وضاحت میں لکھتے ہیں کہ:

قلت: وهذه الزيادة تفرد بها حشرج بن نباتة عن سعيد بن جمهان، فهي ضعيفة لأن

حشرجا هذا فيه ضعف، أورده الذهبي في " الضعفاء " وقال:

" قال النسائي: ليس بالقوي ".

وقال الحافظ في " التقريب ": " صدوق يهم ".

قلت: وأما أصل الحديث فثابت.

فرماتے ہیں کہ اس زیادتی کو حشرج بن نباتہ، سعید بن جمہان سے ذکر کرنے میں تنہا ہیں اور یہ زیادتی ضعیف ہے کیونکہ اس حشرج میں ضعف ہے، امام ذہبی اس کو ضعفاء میں ذکر کرتے ہیں. امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ حافظ نے فرمایا تقریب کے اندر صدوق ہے اس سے وہم ہوتا تھا،

اور آگے فرماتے ہیں جبکہ اصل حدیث ثابت ہے (یعنی صرف یہ جملے ثابت نہیں ہیں)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحیح مسلم 4708 میں الفاظ ہیں "اثْنَىْ عَشَرَ خَلِيفَةً" بارہ خلیفہ ہوں گے اور یہاں بخاری میں "خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ" کثرت سے خلیفہ ہوں گے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد۔ بعض لوگ جو غلط تاثر دیتے ہیں کہ خلافت فقط تیس سال تک ہی ہے تو بخاری و مسلم کی حدیث سے ان کی نفی ہو جاتی ہے اور دیگر دلائل جو پیش کیئے جا چکے ہیں جہاں صراحتاً سیدنا معاویہ رض کو خلیفہ کہا گیا اور ان کے دور کو دورِ خلافت کہا گیا تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہ رض بھی خلیفہ راشد ہیں۔

٣٤٥٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ»، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ».

[3455] حضرت ابو حازم (سلمان اشجعی) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں پانچ سال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوں، میں نے انھیں نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی حکومت حضرات انبیاء علیہم السلام چلاتے اور ان کے امور کا انتظام کرتے تھے۔ جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو اس کا جانشین دوسرا نبی ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی تو نہیں ہو گا، البتہ خلفاء ہوں گے اور وہ بھی بکثرت ہوں گے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی خلیفہ ہو جائے (اور تم نے اس سے بیعت کر لی ہو) تو اس سے کی ہوئی بیعت پوری کرو۔ پھر اس کے بعد جو پہلے ہو اس کی بیعت پوری کرو۔ انھیں ان کا حق دو۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ انھوں نے اپنی رعایا کا حق کیسے ادا کیا؟''

٣٤٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَنْ؟».

[انظر: ٧٣٢٠]

[3456] حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم (مسلمان بھی) اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ (قدم بقدم) پیروی کرو گے۔ اگر وہ کسی سانڈ ... کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی اس میں ... رسول! پہلے لوگوں ... فرمایا: ''اور کون ...

صحیح بخاری (اردو)

٣٤٥٧ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

[راجع: ٦٠٣]

[3457] ... فرمایا: (نماز ... آگ جلانے او... نے کہا: یہ تو یہو... کو حکم دیا گیا کہ ... ایک ایک بار کہیں۔

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اس حدیث سے پتہ چلا کہ اس امت میں بارہ قریشی خلفاء آئیں گے اور ان پر پوری امت محمدیہ متفق ہو جائے گی اور انکے دور میں دین مضبوط رہے گا اور بدعات و خرافات سے پاک رہے گا یاد رہے کہ تاریخ اسلام گواہ ہے عظیم قریشی شہزادے امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ پر پوری امت حسنین کریمین سمیت متفق ہو گئی اور یقینا ان کے دور میں اسلام غالب مضبوط رہا اور بہت زیادہ تاریخی فتوحات نصیب ہوئیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور کو خلافت سے خارج کرنے کی کوئی دلیل نہیں والحمدللہ۔

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَّا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا». ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ. فَسَأَلْتُ أَبِي: مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

ہوئے سنا: ''لوگوں ... بارہ اشخاص ان ... بات کہی جو مجھ پ... پوچھا: رسول اللہ ... اللہ ﷺ نے فرمایا: ...

[٤٧٠٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا».

[4707] ابو ع... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ... بیان کی، لیکن انھو... سلسلہ چلتا رہے گا۔

[٤٧٠٨] ٧-(. . .) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً» ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَّمْ أَفْهَمْهَا، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4708] حماد بن سلمہ نے سماک سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بارہ خلیفوں (کے عہد) تک اسلام غالب رہے گا۔'' پھر آپ نے ایک کلمہ فرمایا جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧٠٩] ٨-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً». قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَّمْ أَفْهَمْهُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4709] داود نے شعبی سے، انھوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بارہ خلفاء (کے عہد) تک اسلام کا غلبہ جاری رہے گا۔'' پھر آپ نے کوئی بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧١٠] ٩-(. . .) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[4710] (عبداللہ) بن عون نے شعبی سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اہلبیت کے فرد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ ایک وتر پڑھتے ہیں تو فرمایا بلاشبہ وہ خود فقیہ ہیں۔

(صحیح بخاری 3765 وسندہ صحیح)

مُلَيْكَةَ قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. [انظر: ٣٧٦٥]

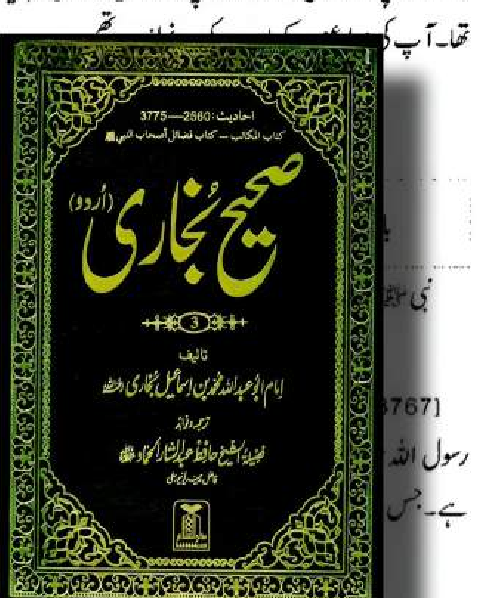
ان کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا آزاد کردہ غلام تھا۔ وہ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

٣٧٦٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: إِنَّهُ فَقِيهٌ. [راجع: ٣٧٦٤]

[3765] حضرت ابن ابی ملیکہ ہی سے روایت ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، انھوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا: بلاشبہ وہ خود فقیہ ہیں۔

٣٧٦٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. [راجع: ٥٨٧]

[3766] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو۔ ہم لوگ نبی ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں، ہم نے آپ کو کبھی اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ آپ ک...



(٢٩) بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

نبی ...

٣٧٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي». [راجع: ٩٢٦]

[3767] ... رسول اللہ ... ہے۔ جس ...

(٣٠) بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: 30- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

تابعی کبیر جبیر بن نفیرؒ نے سیدنا معاویہؓ کے دورِ اقتدار کو "خلافت معاویہ" کہا۔

(مسند احمد 17886 وسندہ صحیح)

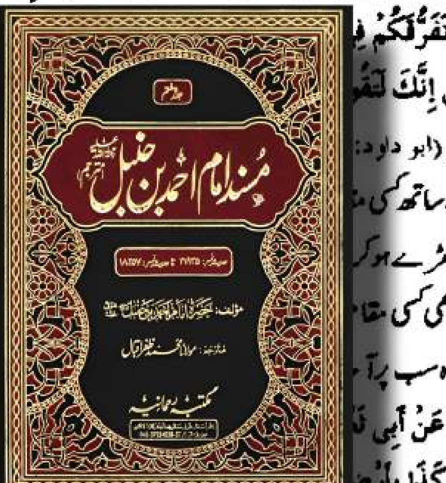
(١٧٨٨٦) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ وَهُوَ بِالْفُسْطَاطِ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ أَغْزَى النَّاسَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَعْجِزُ هَذِهِ الْأُمَّةُ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ إِذَا رَأَيْتَ الشَّامَ مَائِدَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَعِنْدَ ذَلِكَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ [صححه الحاكم (٤/٤٢٤) وقال الألباني: صحيح (ابو داود: ٤٣٤٩). قال شعيب: اسناده صحيح على شرط مسلم].

(١٧٨٨٦) جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے "جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شہر فسطاط میں تھے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسطنطنیہ میں جہاد کے بھیجا ہوا تھا" سنا کہ بخدا! یہ امت نصف دن سے عاجز نہیں آئے گی، جب تم شام کو ایک آدمی اور اس کے اہل بیت کا دستر خوان دیکھ لو تو قسطنطنیہ کی فتح قریب ہوگی۔

(١٧٨٨٧) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَلَحْمَ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ [صححه البخاري (٥٥٣٠)، ومسلم (١٩٣٢)، وابن حبان (٥٢٧٩)]. [انظر: ١٧٨٩٠، ١٧٨٩١، ١٧٨٩٢، ١٧٨٩٩].

(١٧٨٨٧) حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے پالتو گدھوں سے اور ہر کچلی سے شکار کرنے والے درندے کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

(١٧٨٨٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ زَبْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا



فَعَسْكَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهُ فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَامَ فِي فَقَالَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي
قَالَ فَكَانُوا بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا نَزَلُوا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى إِنَّكَ لَتَقُو
أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ [صححه ابن حبان (٢٦٩٠) وقال الألباني: صحيح (ابو داود:

(١٧٨٨٨) حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام جب کسی لشکر کے ساتھ کسی م
اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے تھے، (ایک مرتبہ ایسا ہی ہوا تو نبی علیہ السلام نے کھڑے ہو کر
منتشر ہونا) شیطان کی وجہ سے ہے، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب بھی کسی مقا
اتنے قریب رہتے تھے کہ تم کہہ سکتے ہو اگر انہیں ایک چادر اوڑھائی جاتی تو وہ سب پر آ

(١٧٨٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ لِي بِأَرْضِ كَذَا وَكَذَا بِأَرْضِ

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحابی رسول سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور کو "دورِ خلافت" کہا۔

(مسند احمد 15355 وسنده صحيح)

صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَ

البوصيري: هذا اسناد فيه مقال. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ١١). قال ش

(۱۵۳۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے پاس بیٹ
ایک لکیر کھینچ کر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر دو دو لکیریں اس کے دائیں بائیں کھینچ کر فر
والی لکیر پر ہاتھ رکھ کر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے، اسی کی اتباع کر
تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے، یہی اللہ کی تمہیں وصیت ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

(١٥٣٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ عَبْد اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَدْ

(۱۵۳۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے غیر حاضر شوہر والی عورت کے پاس

(١٥٣٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ شَرِيكًا فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ [راجع: ١٤٣٤٣].

(۱۵۳۵۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی زمین یا باغ میں شریک ہو تو وہ اپنے شریک کے سامنے پیشکش کیے بغیر کسی دوسرے کے ہاتھ اسے فروخت نہ کرے تاکہ اگر اس کی مرضی ہو تو وہ لے لے، نہ ہو تو چھوڑ دے۔

(١٥٣٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ [راجع: ١٤٣٩٩].

(۱۵۳۵۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ کسی سفر پر نکلے، راستے میں بارش ہونے لگی، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے خیمے میں نماز پڑھنا چاہے، وہ وہیں نماز پڑھ لے۔

(١٥٣٥٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْمُشْرِكِينَ لِيُقَاتِلَهُمْ وَقَالَ لِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ فِي نَظَّارِي أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى تَعْلَمَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُنَا فَإِنِّي وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي أَتْرُكُ بَنَاتٍ لِي بَعْدِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي النَّظَّارِينَ إِذْ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي وَخَالِي عَادِلَتَهُمَا عَلَى نَاضِحٍ فَدَخَلَتْ بِهِمَا الْمَدِينَةَ لِتَدْفِنَهُمَا فِي مَقَابِرِنَا إِذْ لَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِي أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرْجِعُوا بِالْقَتْلَى فَتَدْفِنُوهَا فِي مَصَارِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ فَرَجَعْنَا بِهِمَا فَدَفَنَّاهُمَا حَيْثُ قُتِلَا فَبَيْنَمَا أَنَا فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَثَارَ أَبَاكَ عُمَّالُ

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحابی رسول سیدنا ابو سعید خدری رض نے سیدنا معاویہ رض کے لئے لفظ "خلیفہ" استعمال کیا۔

(صحیح ابن خزیمہ 2408 وسندہ صحیح)

لہٰذا احادیث نبوی اور فطرانہ کی صحیح ادائیگی کے لیے ہر جنس سے صاع متعین کرنا ہی بہتر ہے۔

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَا أُحْدِثَ الْأَمْرُ بِنِصْفِ صَاعِ حِنْطَةٍ ، وَ ذِكْرِ أَوَّلِ مَنْ أَحْدَثَهُ

سب سے پہلے کب آدھا صاع گندم فطر دینے کا معاملہ شروع ہوا؟ اور اس کی ابتداء کرنے والے کا بیان

۲۴۰۸ـ حَدَّثَنَا ابْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ ـ هُوَ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ ـ عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . أَنَّهُ قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعاً مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعاً مِنْ اِقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِراً ـ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ ـ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ : زَكَاةَ الْفِطْرِ ، فَقَالَ ، إِنِّي لَأَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا ذَكَرَ النَّاسَ بِالْمُدَّيْنِ حِيْنَئِذٍ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صدقہ فطر ایک صاع طعام یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کھجور یا یک صاع کشمش یا ایک صاع جَو ادا کیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج یا عمرے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ ان دنوں خلیفہ تھے۔ تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا۔ پھر صدقہ فطر کا تذکرہ کیا تو کہنے لگے: میرے خیال میں ملک شام کی گندم کے دو مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ اس طرح وہ پہلے شخص تھے جس نے اس وقت لوگوں سے (گندم کے) دو مد (صدقہ فطر ادا کرنے) کا تذکرہ کیا۔"

فوائد:......سب سے پہلے فطرانہ کی قیمت کا تعین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲..... بَابُ إِخْرَاجِ التَّمْرِ وَ الشَّعِيْرِ فِيْ

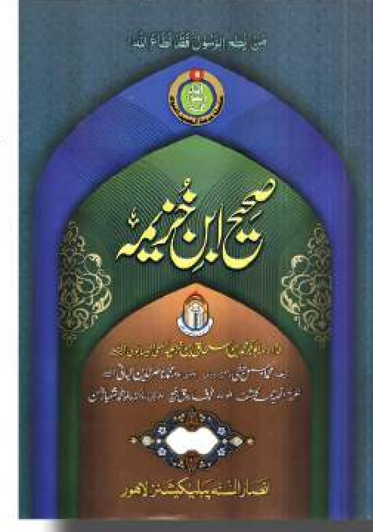
صدقۂ فطر میں کھجوریں اور جو دینے

۲۴۰۹ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا قَبِ

عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَ كَبِيْرٍ ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، فَعَدَلَ

حضرت عبداللہ بن ... حکم فرمایا کہ صدقہ ... چھوٹے بڑے، آز ...



(۲۴۰۸) انظر الحدیث السابق. (۲۴۰۹) تقدم تخریجه برقم: ۲۹۳

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اہلبیت کے عظیم فرد سیدنا عبداللہ بن عباس رض فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاویہ رض سے بڑھ کر بادشاہت کے زیادہ لائق کوئی نہیں دیکھا۔

(السنہ لا بی بکر الخلال : 677 وسندہ صحیح)

٦٧٥ ـ أخبرنا عبد الله قال : حدثني أبي قال : ثنا وكيع عن أبي المعتمر يعني الحسوى (١) ـ قال (٢) واسمه يزيد بن طهمان عن ابن سيرين (٣) قال كان معاوية لا يتهم في الحديث على رسول الله ﷺ (٤) .

٦٧٦ ـ أخبرنا عبد الله قال : حدثني أبي قال : ثنا أبو بكر (٥) عن أبي إسحاق (٦) قال : لما قدم معاوية عرض الناس على عطية آبائهم حتى انتهى إلي فأعطاني ثلاثمائة درهم (٤) .

٦٧٧ ـ أخبرني عبد الملك الميموني قال : ثنا أبو سلمة (٧) قال : ثنا عبد الله بن المبارك ، عن معمر (٨) ، عن همام بن منبه قال : سمعت ابن عباس يقول : ما رأيت رجلاً كان أخلق (٩) للملك من معاوية إن كان الناس ليردون منه على وادي الرحب ولم يكن كالضيق الحصيص الضجر (١٠) المتغضب .

سألت أحمد بن يحيى ثعلب عن حديث ابن عباس : لم يكن معاوية كالضيق الحصيص (١١)؟ ، فقال : يضبط الأمور ، قلت : لثعلب يكون

---

(١) هذه الكلمة ليست واضحة فلعلها البصري : فترجمته : يزيد بن طهمان الرقاشي البصري أبو المعتمر ، أو الحيرى نسبة إلى الحيرة التي نزل بها والله أعلم .

(٢) أي عبد الله بن أحمد قال قال أبي أحمد، وأبو الم...

(٣) محمد بن سيرين .

(٤) إسناده صحيح .

(٥) ابن عياش .

(٦) السبيعي .

(٧) التبوذكي موسى بن إسماعيل المنقري .

(٨) ابن راشد .

(٩) أجدر . . . لسان العرب ٩١/١٠ .

(١٠) يقال : فلان ضجر : ضيق النفس من قول العـ... العرب ٤٨١/٤ .

(١١) لعل الصواب : الحصيف ، ويكون من إحصاف ... فيه حصيف ، لسان العرب ٤٨/٩ .



خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر : 161/59، وسندہ حسن)

أَنْبَانَا أَبو عَبْد اللَّه الحُسَيْن بن مُحَمَّد، وأَبو العزّ ثابت بن منصور الكيلي، قالا: أنا أَبو القَاسِم عَبْد اللَّه بن عَبْد الصَّمد بن عَلي بن المأمون.

ح **وأَنْبَانَا** أَبو طاهر الأصبهاني، أَنَا نصر بن أَحْمَد بن البطر، قَالا: أنا أَبو الحَسَن مُحَمَّد بن أَحْمَد بن رزقوية[٥]، أَنَا عَلي بن مُحَمَّد بن أَحْمَد المصري، نَا بكر بن سهل، نَا عَبْد اللَّه بن يوسف، نَا ليث[٦]، نَا بكير، عَن بُسْر[٧] بن سعيد.

أن سعد بن أَبي وقّاص قال: ما رأيت أحداً بعد عُثْمَان أقضى بحقّ من صاحب هذا الباب ـ يعني مُعَاوِيَة ـ.

أَخْبَرَنَا أَبو بَكْر اللفتواني، أَنَا أَبو عَمْرو بن مندة، أَنَا أَبو مُحَمَّد بن يَوَة، أَنَا اللنباني[١]، نَا ابن أَبي الدنيا، نَا أَبو بَكْر التميمي، والحَسَن بن يَحْيَىٰ، قَالا: نا عَبْد الرزّاق[٢]، أَنَا معمر، عَن الزهري، عَن حميد بن عَبْد الرَّحْمٰن، نَا المسور بن مخرمة.

أنه وفد على مُعَاوِيَة، فلما دخلتُ عليه ـ حسبت أنه قال: سلّمت عليه ـ فقال: ما فعل طعنك على الأئمة يا مِسْوَر، قال: قلت: أرفضنا من هذا، وأحسن فيما قدمنا له، قال: لتكلّمني بذات نفسك، قال: فلم أدع شيئاً أعيبه عليه إلاّ أخبرته به، فقال: لا تبرأ من الذنوب، فهل لك من ذنوب تخاف أن تهلكك إنح لم يغفرها الله لك؟ قال: قلت: نعم، يعني قال: فما يجعلك أحق بأن ترجو المغفرة مني، فوا...

وإقامة الحدود، والجهاد في سبيل الله، والأمور العظام...

مما نلي، وإنّي لعلى دين يقبل الله فيه الحَسَنات ويعفو ع...

لأخيّر بين الله وغيره إلاّ اخترت الله على ما سواه، قال...

فعرفتُ أنه قد خصمني، قال: فكان إذا ذكره بعد ذلك د...

أَخْبَرَنَا أَبو الحَسَن المالكي، نَا ـ وأَبو منصور الـ...

القاضي أَبو [بكر][٦] أَحْمَد بن الحَسَن الحرشي[٧]، نَا أَ...

نَا مُحَمَّد بن خالد بن خلي الحمصي، نَا بشر بن شعي...

الزهري، أَخْبَرَني عروة بن الزبير أن المسور بن مخرمة أ...

أنه قدم وافداً على مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان، فقضى...

تاريخ
مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩هـ - ٥٧١هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون
معالي - مغيث

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

خليفه راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سالہا سال سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سیرت پر عمل کیا۔ اس میں ذرا برابر کوتاہی نہیں کی۔

(السنة لأبي بكر الخلال : 683، وسنده صحيح)

فيه ، فجعل يقلب ذراعيه كأنهما عسيبا [1] نخل ويقول : هل الدنيا إلا ما ذقنا أو جربنا ، والله لوددت أني لا أغبر [2] فيكم فوق ثلاث قالوا :
[٦٩/أ] إلى مغفرة الله ، ورحمته ؟ قال : إلى ما شاء/الله من قضاء قضاه لي ، قد علم أني لم آلو [3] وما كره . والله عز وجل غير [4] .

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر [5] قال : ثنا أبو أسامة [6] قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر [7] ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم [8] منها شيئاً [9] .

٦٨٤ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا مهنا [10] قال : سألت أحمد عن حديث وكيع ، عن هشام [11] ، عن أبيه [12] عن معاوية لا حلم إلا

---

(١) العسيب : جريد النخل المستقيمة إذا نحي عنه الخوص . لسان العرب ٥٩٩/١ .

(٢) غبر الشيء بقي وغبر أيضاً مضى والمقصود الأول ، مختار الصحاح ٤٦٨ .

(٣) في الأصل : الوا والمعنى لم أقصر .

(٤) إسناده صحيح ، مع أنني لم أجد علي بن حرب من تلاميذ محمد بن بشر ولا محمد بن بشر من شيوخ علي بن حرب ولكن احتمال التقاؤهما وارد لأن محمد بن بشر توفي سنة ثلاث ومائتين وعلي بن حرب توفي سنة ٢٦٥ ، وله اثنتان وتسعون سنة كما في تهذيب التهذيب ٢٩٦/٧ ، ٧٤/٩ .

(٥) أبو البختري ذكره المزي فيمن روى عن حماد بن … حاتم العنبري أبو البختري بغدادي . . . سمعت … والتعديل ١٦٢/٥ .

(٦) حماد بن أسامة مشهور بكنيته .

(٧) معمر بن راشد .

(٨) أي لا ينقص منها شيئاً .

(٩) إسناده صحيح . قال ابن تيمية : واتفق العلماء على … فإن الأربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو أول الملوك … الفتاوى ٤٧٩/٤ .

(١٠) ابن يحيى الشامي .

(١١) ابن عروة بن الزبير بن العوام الأسدي ، ثقة فقيه …

(١٢) عروة بن الزبير بن العوام ، ثقة فقيه مشهور .

السنة

لأبي بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

(١ - ٣)

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاویہؓ کے دورِ خلافت کو "رحمت والی بادشاہت" فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے رحمت والی نبوت ہے، پھر رحمت والی خلافت، پھر رحمت والی بادشاہت اور پھر رحمت والی امارت ہو گی۔

(المعجم الكبير للطبرانى 88/11 وسنده حسن)

المعجم الكبير
للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني
٢٦٠هـ - ٣٦٠هـ
حققه وخرج احاديثه
حمدي عبدالمجيد السلفي
الجزء الحادي عشر
الناشر
مكتبة ابن تيمية

١١١٣٦ ـ حدثنا علي بن عبدالعزيز ... اسماعيل النهدي ثنا الحسن بن صالح عن ... ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه و... اليدين والطول ٠

١١١٣٧ ـ حدثنا العباس بن الفضل ... جعفر القتات قالا ثنا احمد بن يونس (...

وحدثنا محمد بن ابراهيم بن شبيب ... اسماعيل بن عمرو البجلي قالا ثنا الحسن ... مجاهد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر في رمضـــان ٠

١١١٣٨ ـ حدثنا احمد بن النضر العسكري ثنا سعيد بـن حفص النفيلي ثنا موسى بن اعين عن ابن شهاب عن فطر بن خليفة عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: « أول هذا الامر نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا ورحمة ثم يكون امارة ورحمة ، ثم يتكادمون عليه تكـادم الحمر ، فعليكم بالجهاد ، وان أفضل جهادكم الرباط ، وان افضل رباطكم عسقلان » ٠

١١١٣٩ ـ حدثنا محمد بن عمرو بن خالد الحراني حدثني ابي ثنا موسى بن اعين عن ابي الاشهب الكوفي عن اسماعيل بـــن

١١١٣٦ ـ قال في المجمع ٣/٢٨٠ وفيه مسلم بن كيسان الاعور وهــو ضعيف لاختلاطه ٠

١١١٣٨ ـ قال في المجمع ٧/١٩٠ ورجاله ثقات ٠

١١١٣٩ ـ ورواه ابو داود ٢١٨٣ بسند صحيح كما قال الحافــظ في الفتح ٩/٣٦٢ وسيأتي ١١١٥٧ ٠

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض لوگ ایک اعتراض پیش کرتے ہیں کہ ایک طرف تو آپ سیدنا معاویہ ؓ کے خلیفہ ہونے کے دلائل پیش کرتے ہیں اور دوسری ہی طرف ان کو افضل بادشاہ یا ان کے دور کو رحمت والی بادشاہت کہتے ہیں تو کیا یہ متضاد باتیں نہیں؟

تو عرض ہے کہ "ہرگز نہیں" بادشاہ ہونا خلیفہ ہونے کے متضاد نہیں۔ اس کی مثال یوں قرآن کی آیت سے سمجھیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے داؤد علیہ السلام کو ایک ہی وقت میں بادشاہ کہا (ص:20) اور ساتھ ہی خلیفہ بھی کہا (ص:26) سیدنا معاویہ ؓ کے دور کو خلافت سے خارج کرنے کی کوئی دلیل نہیں اس کے برعکس بیسیوں دلائل پیش کیئے جا چکے ہیں جن میں صراحتاً سیدنا معاویہ ؓ کو خلیفہ کہا اور ان کے دور کو خلافت کہا گیا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ
شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ
نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ وقف لازم
قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ
وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّ
تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي
الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا
مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوُدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ
خَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ السجدة
حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ
النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ
الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ ع ۲
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن ابی العزؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے سب سے پہلے اور افضل بادشاہ سیدنا معاویہؓ تھے۔

(شرح العقیدہ للطحاویہ 1/722)

٣٠٢ قَالَ رسولُ اللّـهِ ﷺ: «خلافةُ النُّبُوَّةِ ثَلاثُونَ سَنَةً، ثمَّ يُـؤْتِي اللّـهُ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ»(١).

وكانت خِلَافَةُ أبـي بكرٍ الصِّدِّيق سنتينِ وثلاثة أشهر، وخلافةُ عُمَرَ عشرَ(٢) سنين ونصفاً، وخِلَافَةُ عُثْمَانَ اثنتي عشرة سنة، وخِلَافَةُ علي أربعَ سنين وتسعة أشهر، وخِلَافَةُ الحسن ابنه سِتَّةَ أشهر.

وأوَّلُ ملوكِ المسلمين معاوية رضي اللّـه عنه، وهو خيرُ ملوك المسلمين، لكنه إنما صار إماماً حقّاً لما فوَّض إليه الحَسَنُ بنُ علي رضي اللّـه عنهما الخلافةَ، فإن الحسنَ رضي اللّـه عنه بايعه أَهْلُ العراق بَعْدَ موت أبيه، ثم بَعْدَ سِتَّةِ أشهُرٍ، فَوَّضَ الأمرَ إلى معاوية، وظَهَرَ(٣) صِدْقُ قولِ النبـي ﷺ: «إنَّ ابْنِي هٰذا سَيِّدٌ، وَسَيُصْلِحُ اللّـهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِن المُسْلِمِينَ»(٤). والقصةُ معروفة في موضعها.

فالخلافة ثبتت لأميرِ المؤمنين علي بن أبـي طالب رضي اللّـه عنه بَعْدَ عثمانَ رضي اللّـه عنه، بمبايعة الصحابة، سوى معاوية مع أهل الشام.

شرح العقيدة الطحاوية

تأليف

الجزء الأول

مؤسسة الرسالة

---

(١) تقدم تخريجه ص ٧٠٢، وهو حسن.

(٢) سقطت من (ب).

(٣) في (ب): فظهر.

(٤) أخرجه البخاري (٢٧٠٤) و(٣٦٢٩) و(٣٧٤٦ ... وأبو داود (٤٦٦٢)، والنسائي ١٠٧/٣، وفي « ... والليلة» (٢٥١)، وأحمد ٤٩/٥، والحاكم ٣/ ... ٤٤٢/٦ و٤٤٣، وأبو نعيم في «الحلية» ٣٥/٢.

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ذہبیؒ سیدنا معاویہؓ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں "امیر المومنین اور شاہِ اسلام"

(سیر اعلام النبلاء 120/3)

٢٥ ـ مُعَاوية بن أبي سفيان * (ع)

صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قُصيّ بن كِلاب ، أميرُ المؤمنين ، ملكُ الإسلام ، أبو عبد الرحمن ، القرشيُّ الأمويُّ المكي .

وأُمُّه هي هِند بنتُ عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبد مناف بن قُصيّ .

قيل : إنه أسلم قبل أبيه وقتَ عُمرة القضاء ، وبقي يخافُ مِن اللحاق بالنبي ﷺ من أبيه ، ولكن ما ظهر إسلامُه إلا يومَ الفتح .

حدَّثَ عن النبي ﷺ ، وكَتَب له مراتٍ يسيرة ، وحدَّث أيضاً عن أُخته أُمِّ المؤمنين أُمِّ حبيبة ، وعن أبي بكر ، وعمر .

روى عنه : ابنُ عباس ، وسعيدُ بنُ المسيِّب ، وأبو صالح السَّمان ، وأبو إدريس الخولاني ، وأبو سَلَمة بنُ عبد الرحمن ، وعُروةُ بنُ الزُّبير ، وسعيد المَقبُري ، وخالدُ بن مَعْدان ، وهمَّام بن مُنَبِّه ، وعبدُ الله بن عامر المقرىء ، والقاسم أبو عبد الرحمن ، وعُمَير بنُ هانىء ، وعُبَادَةُ بن نُسَيّ ، وسالمُ بنُ عبد الله ، ومحمدُ بنُ سيرين ... سواهم .

وحدَّث عنه من الصحابة أيضاً ... والنعمانُ بنُ بشير ، وابنُ الزُّبير .

ذكر ابنُ أبي الدنيا وغيره : أن مُـ... إذا ضحك ، انقلبت شفتُه العليا . وكا...

روى سعيدُ بنُ عبد العزيز : عن ...

= ٢٢٧/٧ ، غاية النهاية : ت ٣٦٢٥ ، الإصابة ٣/... العالية ١٠٨/٤ ، تاريخ الخلفاء : ١٩٤ ، خلا... ٦٥/١ .

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے علماء کا کوئی اختلاف نہیں کہ سیدنا حسنؓ نے اپنی زندگی میں سیدنا معاویہؓ کو خلافت سونپ دی تھی ، پھر سیدنا حسنؓ کے بعد بھی خلافت سیدنا معاویہؓ کے پاس رہی۔

(الاستیعاب ابن عبدالبر 387/1)

الاستيعاب
في معرفة الأصحاب
لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر
المجلد الأول
تحقيق
علي محمد البجاوي

ظهورنا من الغيظ والحزن . فلما جاء الحسنُ الكو
سُفيان بن ليلى[1] ، فقال : السلام عليك يا مُذِلّ
يا أبا عامر ، فإني لم أذلّ المؤمنين ، ولكني كرهت

وحدثنا خلف ، حدثنا عبد الله ، حدثنا أ
حدثني الحسن بن زياد ، حدثني أبو معشر ،
مكث الحسَنُ بن علي نحواً من ثمانية أشهر لا يُ
بالناس تلك السنة سنة أربعين المغيرة بن شُعبة
بالطائف . قال : وسلَّم الأمرَ الحسنُ إلى معاوية في النصف من جمادى الأولى
من سنة إحدى وأربعين ، فبايع الناسُ معاوية حينئذ ، ومعاوية يومئذ ابن ستٍّ وستين إلا شهرين .

قال أبو عمر رضي الله عنه : هذا أصحُّ ما قيل في تاريخ عام الجماعة ، وعليه أكثر أهل هذه الصناعة من أهل السير والعلم بالخبر ، وكلُّ من قال : إنّ الجماعة كانت سنة أربعين فقد وَهِم ، ولم يقلْ بعلم ، والله أعلم .

ولم يختلفوا أنّ المغيرة حجّ عام أربعين على ما ذكر أبو معشر ، ولو كان الاجتماع على معاوية قبل ذلك لم يكن كذلك ، والله أعلم .

ولا خلاف بين العلماء أنّ الحسَن إنما سلّم الخلافة لمعاوية حياته لا غير ، ثم تكون له من بعده ، وعلى ذلك انعقد بينهما ما انعقد في ذلك ، ورأى الحسن ذلك خيرا من إراقة الدماء في طلبها ، وإن كان عند نفسه أحقَّ بها .

حدثنا خلف ، حدثنا عبد الله ، حدثنا أحمد ، قال : حدثنا أحمد بن صالح ، ويحيى بن سليمان ، وحَرْملة بن يحيى ، ويونس بن عبد الأعلى ، قالوا : حدثنا

---

(١) في هوامش الاستيعاب : في غير هذا الكتاب : الليل .

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجرؒ صحیح بخاری 7109 صلح حسنؓ حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ اس میں دلیل ہے کہ سیدنا معاویہؓ رعایا کا بہت خیال رکھنے والے تھے، مسلمانوں پر انتہائی شفیق تھے، حکومتی معاملات میں بڑی گہری نظر رکھتے تھے اور ہر معاملہ کے انجام کار سے بخوبی آشنا تھے۔

(فتح الباری 13/66)





فيما أخرجه الاسماعيلى عن الحسن بن سفيان عن الصلت بن مسعود عن
« سمعت الحسن سمعت أبا بكرة » وهؤلاء كلهم من رجال الصحيح ، و
التين خطأ البساجى فقال : قال الداودى الحسن مع قربه من النبى ﷺ
لا يشك فى سماعه منه وله مع ذلك صحبة . قال ابن التين : الذى فى ال
البصرى من أبى بكرة . قلت : ولعل الداودى إنما أراد رد توهم من
ظاهر وانما قال ابن المدينى ذلك لأن الحسن كان يرسل كثيراً عمن لم يلق
أبى بكرة مرسلة فلما جاءت هذه الرواية مصرحة بسماعه من أبى بكرة
عن الدارقطنى من أن الحسن هنا هو ابن على فى شىء من تصانيفه ، وا
البخارى أحاديث عن الحسن عن أبى بكرة ، والحسن انما روى عن الأ
لم يسمع من أبى بكرة ، لكن لم أر من صرح بذلك ممن تكلم فى مرا
والبزار وغيرهم ، نعم كلام ابن المدينى يشعر بأنهم كانوا يحملونه على الا
النبى ﷺ يخطب جاء الحسن فقال) وقع فى رواية على بن زيد عن الح
يوماً إذ جاء الحسن بن على فصعد اليه المنبر » وفى رواية عبد الله بن محمد المذكورة « رأيت رسول الله ﷺ على المنبر والحسن بن على الى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه أخرى ويقول » ومثله فى رواية ابن أبى عمر عن سفيان لكن قال « وهو يلتفت الى الناس مرة واليه أخرى » . **قوله** (ابنى هذا سيد) فى رواية عبد الله بن محمد « ان ابنى هذا سيد » وفى رواية مبارك بن فضالة « رأيت رسول الله ﷺ ضم الحسن بن على اليه وقال : ان ابنى هذا سيد » وفى رواية على بن زيد « فضمه اليه وقال : ألا إن ابنى هذا سيد » . **قوله** (ولعل الله أن يصلح به) كذا استعمل « لعل » استعمال عسى لاشتراكهما فى الرجاء ، والأشهر فى خبر « لعل » بغير « أن » كقوله تعالى ﴿لعل الله يحدث﴾ . **قوله** (بين فئتين من المسلمين) زاد عبد الله بن محمد فى روايته « عظيمتين » وكذا فى رواية مبارك ابن فضالة وفى رواية على بن زيد كلاهما عن الحسن عند البيهقى ، وأخرج من طريق أشعث بن عبد الملك عن الحسن كالأول لكنه قال « وانى لأرجو أن يصلح الله به » وجزم فى حديث جابر ولفظه عند الطبرانى والبيهقى « قال للحسن : إن ابنى هذا سيد يصلح الله به بين فئتين من المسلمين » قال البزار : روى هذا الحديث عن أبى بكرة وعن جابر ، وحديث أبى بكرة أشهر وأحسن اسناداً ، وحديث جابر غريب . وقال الدارقطنى : اختلف على الحسن فقيل عنه عن أم سلمة ، وقيل عن ابن عيينة عن أيوب عن الحسن ، وكل منهما وهم . ورواه داود بن أبى هند وعوف الأعرابى عن الحسن مرسلا . وفى هذه القصة من الفوائد علم من أعلام النبوة ، ومنقبة للحسن بن على فانه ترك الملك لا لقلة ولا لذلة ولا لعلة بل لرغبته فيما عند الله لما رآه من حقن دماء المسلمين ، فراعى أمر الدين ومصلحة الأمة . وفيها رد على الخوارج الذين كانوا يكفرون علياً ومن معه ومعاوية ومن معه بشهادة النبى ﷺ للطائفتين بأنهم من المسلمين ، ومن ثم كان سفيان بن عيينة يقول عقب هذا الحديث : قوله « من المسلمين » يعجبنا جداً أخرجه يعقوب بن سفيان فى تاريخه عن الحميدى وسعيد بن منصور عنه . وفيه فضيلة الإصلاح بين الناس ولا سيما فى حقن دماء المسلمين ، ودلالة على رأفة معاوية بالرعية ، وشفقته على المسلمين ، وقوة نظره فى تدبير الملك ،

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابنِ کثیرؒ لکھتے ہیں کہ تمام رعایا نے 41 ھ میں معاویہؓ کی بیعت پر اجماع کیا، جیسا کہ ہم بیان کر چکے، آپؓ اپنی وفات (60 ہجری) تک خود مختار حکمران رہے۔ آپ کے دور میں دشمنانِ اسلام کے علاقوں میں جہاد جاری تھا، کلمۃ اللہ بلند تھا اور اطراف زمین سے مالِ غنیمت آرہا تھا، مسلمان آپ کی حکومت میں خوش و خرم تھے، انہیں عدل و انصاف مہیا تھا اور عفو و درگزر کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔

(البدایہ والنہایہ 400/11)

مِن ستين سنةً فى أيامِه ومِن بعدِه ، ولم تَزَلِ الفُتوحاتُ والجهادُ قائمًا على ساقِه فى أيامِه فى بلادِ الرومِ والفِرنْـجِ وغيرِها ، فلمَّا كان مِن أمْرِه وأمْرِ أميرِ المؤمنين عليٍّ [١٥٨/٦ظ] ما كان ، لم يَقَعْ فى تلك الأيامِ فَتْحٌ بالكُلِّيةِ ، لا على يدَيه ولا على يَدَى عليٍّ ، وطَمِع فى مُعاويةَ مَلِكُ الرومِ بعدَ أن كان قد أخْسَأه وأذَلَّه ، وقهَر جُنْدَه ودَحاهم ، فلمَّا رَأَى ملكُ الرومِ اشْتِغالَ مُعاويةَ بحربِ عليٍّ تَدانَى إلى بعضِ البلادِ فى جُنودٍ عَظيمةٍ ، وطَمِع فيه ، فكتَب إليه مُعاويةُ : واللَّهِ لئن لم تَنْتَهِ وتَرْجِعْ إلى بلادِك يا لَعينُ لأَصْطَلِحَنَّ أنا وابنُ عمى عليك ولأُخرِجَنَّك مِن جميعِ بلادِك ، ولأُضَيِّقَنَّ عليك الأرضَ بما رَحُبَت . فعندَ ذلك خاف مَلِكُ الرومِ وانْكَفَّ ، وبعَث يَطْلُبُ الهُدْنةَ .

ثم كان مِن أمْرِ التَّحْكيمِ ما كان ، وكذلك ما بعدَه إلى وقتِ اصْطِلاحِه مع الحسنِ بنِ عليٍّ كما تقدَّم ، فانْعَقَدَتِ الكَلمةُ على مُعاويةَ ، واجتمَعَت الرَّعايا على بيْعتِه فى سنةِ إحدى وأربعين كما قدَّمْنا ، فلم يَزَلْ مُسْتَقِلًّا بالأمْرِ فى هذه المدةِ إلى هذه السنةِ التى كانت فيها وفاتُه ، والجِهادُ فى بلادِ العدوِّ قائمٌ ، وكلمةُ اللَّهِ عاليةٌ ، والغَنائمُ تَرِدُ إليه مِن أطْرافِ الأرضِ ، والمسلمون معه فى راحةٍ وعدلٍ ، وصَفْحٍ وعَفْوٍ .

وقد ثبَت فى « صحيحِ مسلمٍ »(1) مِن طريقِ ع
سِماكِ بنِ الوَليدِ ، عن ابنِ عباسٍ قال : قال أبو
أَعْطِنِيهن . قال : « نعم » . قال : تُؤَمِّرُنى حتى أُ



(1) تقدم تخريجه فى ١٤٨/٦، ٣٥٤/٨. والذى فى صحيح
تزويجه بأم حبيبة . وانظر تعقيب المصنف على ذلك فى الموضع

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ عینی حنفیؒ لکھتے ہیں کہ سیدنا حسنؓ کے (خلافت سونپنے) بعد سیدنا معاویہؓ کی خلافت پہ اجماع ہو گیا تھا۔

(البناية شرح الهداية 15/8)

البناية في شرح الهداية

لأبي محمد محمود بن أحمد العيني

المولوي محمد عمر الشهير بناصر الإسلام الرامفوري

الجزء الثامن

دار الفكر

ولأن من طلبه يعتمد على نفسه ، فيحرم ، و

ربه فيلهم ، ثم يجوز التقلد من السلطان الجا

لأن الصحابة « رض » تقلدوا من معاوية «

بيد علي رضي الله عنه في نوبته ، والتاب

... الحديث ، ولفظة أبي داود « رح » في طلب القض

وزاد عليه قوله ، واستعان عليه وكل اليه ، ومن لم يطا

يسدده ، ولفظ الترمذي من ابتغاء القضاء وسأل شفعا

أنزل الله عليه ملكاً يسدده قوله ، وكل على صيغة المبني

فوض أمره اليها ، ومن فوض أمره إلى نفسه ، كان مخذولاً غيره مرشد إلى الصواب ، لكون النفس أمارة بالسوء ، قوله يسدده أي يلهمه الرشد ويوفقه للصواب .

(ولأن من طلبه) أي القضاء (يعتمد على نفسه) في الورع والعلم والفطنة ، فيصير معجباً ، فلا يلهم الرشد ، ويحرم التوفيق ، وهو معنى قوله (فيحرم ومن أجبر عليه يتوكل على ربه) ومن يتوكل على الله فهو حسبه (فيلهم) أي الرشد والصواب (ثم يجوز التقلد) أي تقليد القضاء (من السلطان الجائر كما يجوز من العادل لأن الصحابة رضي الله عنهم تقلدوا) أي القضاء (من معاوية « رض ») ابن أبي سفيان لما انفرد بالأمره وخالف علياً رضي الله عنه .

(والحق) أي والحال أن الحق (كان بيد علي رضى الله عنه في نوبته) أي في خلافته لأن الخلافة كانت له بعد عثمان رضي الله عنه بالنص ، وقيد بقوله في نوبته احترازاً عن مذهب الروافض ، فإنهم يقولون الحق مع علي « رض » ، في جميع نوب الخلفاء في نوبة أبي بكر وعمر وعثمان « رض » ، ومع أولاده بعد علي « رض » ، وعند أهل السنة « رح » معاوية « رح » ، كان باغياً في نوبة علي رضي الله عنه ، وبعده إلى زمان ترك امير المؤمنين حسن « رض » الخلافة اليه فانعقد الإجماع على خلافة معاوية « رض » بعده (والتابعين) بالنصب عطفاً على قوله لأن الصحابة « رض » (تقلدوه) أي القضاء (من الحجاج)

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ یوسف نبہانی صاحب لکھتے ہیں کہ سیدنا علیؓ کی وفات حسرت آیات کے بعد معاویہ بن ابی سفیانؓ کی خلافت صحیح ثابت ہے۔

(الأساليب البديعة في فضل الصحابة وإقناع الشيعة 33/1)

من معاوية وطلحة والزبير طلبوا ثأر عثمان خليفة الحق المقتول ظلما، والذين قتلوه كانوا في عسكر علي رضي الله عنه. فكل ذهب إلى تأويل صحيح، فأحسن أحوالنا الإمساك في ذلك وردهم إلى الله عز وجل وهو أحكم الحاكمين وخير الفاصلين؛ والاشتغال بعيوب أنفسنا وتطهير قلوبنا من أمهات الذنوب وظواهرنا من موبقات الأمور.

وأما خلافة معاوية بن أبي سفيان فثابتة صحيحة بعد موت علي رضي الله عنه وبعد خلع الحسن بن علي رضي الله عنهما نفسه عن الخلافة وتسليمها إلى معاوية، لرأي رآه الحسن ومصلحة عامة تحققت له، وهو حقن

[الأساليب البديعة في فضل الصحابة وإقناع الشيعة (مطبوع بهامش كتاب شواهد الحق)].

المؤلف: يوسف بن إسماعيل بن يوسف النبهاني (المتوفى: ١٣٥٠هـ)

الناشر: المطبعة الميمنية، مصر، على نفقة أصحابها مصطفى البابي الحلبي وأخويه

عدد الأجزاء: ١

[ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

دماء المسلمين وتحقيق قول النبي صلى الله عليه وسلم

هذا سيد يصلح الله تعالى به بين فئتين

فوجبت إمامته بعقد الحسن له. فسمي

الخلاف بين الجميع، واتباع الكل لمع

منازع ثالث في الخلافة، وخلافته مذك

روي عن

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لہذا حق بات یہی ہے کہ (جب رسول اللہ ﷺ نے صلح حسن رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان کی تھی) اس وقت سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے خلافت ثابت ہو گئی تھی پھر صلح کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ حق اور سچے امام منتخب ہوئے۔

(الصواعق المحرقة 625/1)

الصَّواعِقُ المُحرِقَة
على
أهل الرفض والضلال والزندقة
تأليف
أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي
ابن حجر الهيتمي (٩٧٣هـ)
تحقيق
عبد الرحمن بن عبد الله التركي — كامل محمد الخراط
الجزء الأول

دار الوطن

يدل عليه ما مرَّ في قصة نزوله (١) من أنه اشتر...
ووفَى له بها ، وأيضًا ، فقد مرَّ عن صَحيح البخا...
في الصلح ، ومما يدل على ما ذكرته حديث ال...
قال: رأيتُ رسول الله (ﷺ) على المنبر والحسن ب...
الناس مرةً وعليه أخرى ، ويقول : « إن ابني هذا...
فِئتين عَظيمتين من المسلمين » (٣) .

فانظر إلى ترجيه (ﷺ) الإصلاحَ به ،وهو (...
الموافق للواقع ، بترجّيه الإصلاح (٥) من الحسن...
الخلافة ، وإلا لو كان الحسن باقيًا على خلاف...
إصلاح، ولم يُحمدِ الحسن على ذلك ، ولم يترجَّ (ﷺ) مجرد النزول من غيرِ أن يترتب عليه فائدته الشرعية ، وهي استقلال المنزول له بالأمر وصحة خلافته ، ونَفاذ تَصرفه ، ووجوب طاعته على الكافة ، وقيامه بأمور المسلمين ، فكانَ ترجيه (ﷺ) لوقوع الإصلاح بين أولئك الفِئتين العظيمتين من المسلمين بالحَسن ، فيه دلالة أي دلالة على صِحّة ما فعله الحسن ، وعلى أنه مختار فيه ، وعلى أن تلك الفوائد الشرعية –وهي صحة خلافة معاوية ،وقيامه بأمور المسلمين ، وتصرفه فيها بسائر ما تقتضيه الخِلافة– مُتَرتبة على ذلك الصلح ، فالحق ثبوت الخلافة لمعاوية من حينئذ ، وأنه بعدَ ذلك خليفة حق وإمام صدق ، كيف وقد أخرج الترمذي وحسنه عن

(١) تقدم ذلك في الصفحة : ٣٩٧ وما بعدها .
(٢) تحرفت في (ط) إلى : « بكر » .
(٣) تقدم في الصفحة : ٤٠٠ .
(٤) في (ط) : « يرجو » .
(٥) في (ك) : « للإصلاح » .

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ معاویہؓ بیس سال تک شام کے گورنر رہے، پھر ان کی خلافت پر بیعت ہو گئی۔ سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد امت مسلمہ کا ان پر اتفاق ہوا۔ وہ بیس سال خلیفہ رہے آخر 15 رجب،60ھ کو جمعرات کی رات وفات پا گئے ۔

(كتاب الطبقات الكبير 410/9)

أبو بكر ، رضى الله عنه ، وهو واليه فولاّه عمر بن الخطّاب دمشق ، فلم يزل واليًا بها حتّى مات فى طاعون عمواس سنة ثمانى عشرة ، وليس له عقب .

* * *

٤٥٤٧ – معاوية بن أبى سفيان بن حَرْب

ابن أُميّة بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصىّ ، وأمّه هند بنت عُتبة بن ربيعة ابن عبد شمس بن عبد مناف بن قصىّ ، ويكنى معاوية أبا عبد الرّحمن ، وله عقب ، وكان يذكر أنّه أسلم عامَ الحديبية ، وكان يكتم إسلامه من أبى سفيان ، قال : فدخل رسول الله ، ﷺ ، مكّة عام الفتح فأظهرتُ إسلامى ولقيته فرحّب بى ، وكتب له ، وشهد معاوية مع رسول الله ، ﷺ ، حُنينًا والطائف وأعطاه رسول الله ، ﷺ ، من غنائم حُنين مائة من الإبل وأربعين أوقيّة وزنها له بلال ، وروى عن رسول الله ، ﷺ ، أحاديث ، وولاّه عمر بن الخطّاب دمشق عمل أخيه يزيد بن أبى سفيان حين مات يزيد فلم يزل واليًا لعُمَر حتّى قُتل عمر ، رضى الله عنه ، ثمّ ولاّه عثمان بن عفّان ذلك العمل وجمع له الشأم كلّها حتّى قُتل عثمان ، رضى الله عنه ، فكانت ولايتُه على الشأم عشرين سنة أميرًا ، ثمّ بويع له بالخلافة واجْتُمِعَ عليه بعدَ علىّ بن أبى طالب ، عليه السلام ، فلم يزل خليفة عشرين سنة حتّى مات ليلة الخميس للنصف من رجب سنة ستّين وهو يومئذٍ ابن ثمان وسبعين سنة .

* * *

٤٥٤٨ – أبو هَاشِم

ابن رَبِيعَة بن عَبْد شَمْس بن عَبْد مَنَاف بن
إلى الشأم فنزلها إلى أن مات بها ، وكان ينزل

* * *

٤٥٤٧ – من مصادر ترجمته : أسد الغابة ج ٥ ص

٤٥٤٨ – من مصادر ترجمته : أسد الغابة ج ٦ ص

كتاب الطبقات الكبير

لمحمد بن سعد بن منيع الزهري

ت ٢٣٠ هـ

الجزء التاسع

في البصريين والبغداديين والشاميين والمصريين وآخرين

تحقيق

الدكتور علي محمد عمر

الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اہل حل و عقد کا اجماع ہو گیا، جس سے وہ خلیفہ حق نامزد ہو گئے، ان کی اطاعت و فرمانبرداری اسی طرح واجب ہوگئی، جس طرح اُن سے پہلے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی اطاعت واجب ہوئی تھی۔

(الصوئق المحرق 629/1)

ذكرناها ، ومن أطلق عليها أنها خلافة ، أراد : أنه بنزول الحسن له واجتماع أهل الحل والعقد عليه صار خليفة (١) حق مطاعًا ، يجب له من حيث الطواعية والانقياد ما يجب للخلفاء الراشدين قبله .

ولا يقال بنَظيرِ (٢) ذلكَ فيمن بعده ؛ لأن أولئك ليسوا من أهل الاجتهاد ، بل منهم عُصاة فَسَقة ، ولا يُعدون من جُملة الخلفاء بوجه ، بل من جُملة الملوك ، بل من أشرهم (٣) ، إلا عمر بن عبدالعزيز ، فإنه مُلحق بالخلفاء الراشدين ، وكذلك ابن الزبير .

وأما ما يَستبيحه بعضُ المبتدعةِ من سَبِّه ولَعنه ، فله فيه أسوةٌ ، أي أسوة بالشيخين وعثمان ، وأكثر الصحابة ، فلا يُلتفت لذلك ، ولا يُعوّل عليه ، فإنه لم يَصدر إلا عن قوم حَمقى جهلاء أغبياء طُغام(٤) لا يبالي الله بهم في أي وادٍ هلكوا، فلعنهم الله ، وخَذلهم أقبح اللعنةِ والخِذلان ، وأقام على رؤوسهم من سُيوف أهل السنة وحججهم المؤيدة بأوضح الدلائل والبرهان ، ما يَقمعهم عن الخوضِ في تنقيصِ أولئك الأئمة الأعيان ، ولق...
الله عنهم ، وكفاه ذلك شرفًا ، وذلك أن أبا...
إلى الشام سار مُعاوية مع أخيه يزيد بن أبي سف...
على دمشق ، فأقرّه ، ثم أقرّه عُمر ، ثم عُثما...
عشرين سنة ، وخليفة عشرين سنة .

قال كعب الأحبار: لم يملك أحدٌ هذه الأ...

(١) ساقطة من (ك) .
(٢) في (ط) : « ينظر » .
(٣) في (ط) : « أشرارهم » .
(٤) في (ط) و (ك) : « طغاة » . والطغام : الأوغاد .

الصواعق المحرقة
على
أهل الرفض والضلال والزندقة

تأليف
أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي
ابن حجر الهيتمي (٩٧٣هـ)

تحقيق
عبدالرحمن بن عبدالله التركي
كامل محمد الخراط

الجزء الأول

دار الوطن
الرياض - شارع الفطر - ص. ب ٣٣١٠

امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ خال المومنین (مومنوں کے ماموں)، کاتبِ وحی الٰہی اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے۔

(لمعة الاعتقاد 32)

ومعاوية خال المؤمنين ، وكاتب وحي الله ، أحد خلفاء المسلمين رضي الله عنهم .

ومن السنة : السمع والطاعة لأئمة المسلمين وأمراء المؤمنين ، برهم وفاجرهم ، ما لم يأمروا بمعصية الله ، فإنه لا طاعة لأحد في معصية الله . ومن ولي الخلافة واجتمع عليه الناس ورضوا به ، أو غلبهم بسيفه حتى صار الخليفة ، وسمي : أمير المؤمنين ، وجبت طاعته ، وحرمت مخالفته ، والخروج عليه ، وشق عصا المسلمين .

لمعة الاعتقاد
تأليف
الإمام الموفق ابن قدامة
المقدسي
المكتب الإسلامي

ومن السنة : هجران
ومباينتهم ، وترك الجدال
الدين ، وترك النظر في
والاصغاء إلى كلامهم ، وك
بدعة ، وكل متسم بغير

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ خلیفہ صحابی ہیں، فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور کاتبِ وحی بھی رہے۔

(تقريب التهذيب 6758)

تقريب التهذيب

للإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي

المولود سنة ٧٧٣ - المتوفى سنة ٨٥٢

رحمه الله تعالى

قدم له وقرظه ... وقابله بأصل مؤلفه مقابلة دقيقة

محمد عوامة

دار الرشيد

سوريا - حلب

٦٧٤٤ ـ المعافى بن سُليمان الجَزَري، أبو محمد الرَّسْعَني، بفتـ...
ثم نون، صدوق، من العاشرة، مات سنة أربع وثلاثين ...

٦٧٤٥ ـ المعافى بن عمران الأزدي الفَهمي، أبو مسعود المَوْ...
سنة خمس وثمانين، وقيل سنة ست. خ د س.

٦٧٤٦ ـ المعافى بن عمران الظَّهْري، بكسر المعجمة وسكون الـ...
من العاشرة. كن.

٦٧٤٧ ـ مُعان، بضم أوله وتخفيف المهملة، ابن رفاعة السَّلَامي ...
الإرسال، من السابعة، مات بعد الخمسين. ق.

/٢٩٧

٦٧٤٨ ـ معـاوية بن إسحـاق بن طلحة بن عبيـدالله التيمي ...
السادسة. خ قد س ق.

٦٧٤٩ ـ معاوية بن جاهِمة، بالجيم، ابن العباس بن مِرداس السُّلَـ...
س ق.

٦٧٥٠ ـ معاوية بن حُدَيج، بمهملة ثم جيم، مصغر، الكندي، أبو عبدالرحمن وأبو نعيم، صحابي صغير، وقد ذكره يعقوب بن سفيان في التابعين. بخ د س.

٦٧٥١ ـ معاوية بن حُدَيج، آخر، متأخر، كوفي، جعفي، وهو والد أبي خيثمة وأخوَيه. تمييز.

٦٧٥٢ ـ معاوية بن حفص الشَّعبي، الكوفي، نزيل حلب، صدوق، من العاشرة. س.

٦٧٥٣ ـ معاوية بن الحَكَم السلمي، صحابي، نزل المدينة. ر م د س.

٦٧٥٤ ـ معاوية بن حكيم بن معاوية النُّمَيْري، مقبول، من الثالثة. ت.

٦٧٥٥ ـ معاوية بن حَيْدة بن معاوية بن كعب القشيري، صحابي، نزل البصرة، ومات بخراسان، وهو جَد بَهْز بن حكيم. خت ٤.

٦٧٥٦ ـ معاوية بن سَبْرة، بفتح المهملة وسكون الموحدة، السُّوَائي، بضم المهملة والمد، أبو العُبَيْدَيْن، بتصغير وتثنية، ثقة، من الثانية، مات سنة ثمان وتسعين. بخ.

٦٧٥٧ ـ معاوية بن سعيد بن شُريح التُّجِيبي، بضم المثناة وكسر الجيم ثم تحتانية ساكنة وموحدة، المصري، ويقال معاوية بن يزيد، مقبول، من السابعة. ق.

٦٧٥٨ ـ معاوية بن أبي سفيان: صخر بن حرب بن أميّة الأموي، أبو عبدالرحمن، الخليفة، صحابي، أسلم قبل الفتح، وكتب الوحي، ومات في رجب، سنة ستين، وقد قارب الثمانين. ع.

٦٧٤٧ ـ «السلامي» ضبط اللام بالتخفيف ولم يضبط السين بالإهمال، لذلك وضع بخطه تحتها ثلاث نقط، علامة على إهمالها، كما هو معروف.

٦٧٤٨ ـ «صدوق ربما وهم»: بل وثَّقه سبعة أئمة، وانفرد أبو زرعة بتضعيفه.